قاضی محمد ارشد الحسینی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، پروفیسر اسلامیات
کیڈٹ کالج حسن ابدال

فقہ حنفی اور مختصر تذکرہ امام ابو حنیفہؒ

آپ کا اسم گرامی نعمان اور والد ماجد کا نام ثابت تھا۔ ۸۰ ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی عمر ابھی چودہ سال کی تھی کہ مشہور صحابی عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ ۹۴ ہجری میں کوفہ تشریف لائے۔ آپ ان کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور ان سے یہ حدیث سنی۔ آپ نے فرمایا:

سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حبك الشئ یعمی ویصمّ

ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی آپ ملاقات اور سماع ثابت ہے۔ یہ وہ شرف ہے جو ائمہ مجتہدین میں سے کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔ آپ نے اپنے زمانہ کے جلیل القدر علماء کرام سے حدیث پڑھی آپ کی مسموعات اور احادیث کی سندات اس قدر زیادہ تھیں کہ کئی صندوقوں میں بند کرنی پڑیں۔ صحابہ کرام کے علاوہ تین سو تابعین سے آپ نے علم حاصل کیا۔ دوسرے دینی علوم میں آپ کے اساتذہ کی تعداد چار ہزار علماء بیان کی گئی ہے۔ آپ کی جمع کردہ احادیث کو کتابی شکل میں بہ نام مسند ابی حنیفہ شائع کیا گیا ہے۔ آپ کی دیگر تصانیف اس قدر مفید اور علم دین کے لئے راہنما ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

"جو شخص امام ابو حنیفہؒ کی کتابوں کو نہ دیکھے گا وہ علم میں متبحر نہ ہوگا اور نہ فقیہ ہوگا"

آپ کی فقاہت اور تحقیق وتدقیق مسلّم تھی۔ امام سفیان ثوری نے فرمایا۔

"ابو حنیفہ افقہ اہل ارض ہیں یعنی دنیا میں سب سے زیادہ فقہ دان ہیں"

امام ابو حنیفہؒ صرف عالم اور محقق ہی نہ تھے بلکہ عالم باعمل اور تزکیہ نفس کے بہت بڑے مقام پر فائز تھے۔ آپ کے روحانی خلفاء میں سے ابراہیم بن ادہم اور شفیق بن ابراہیم بلخی جیسے اولیاء کرام بھی تھے دربار نبوت میں آپ کی مقبولیت کا اندازہ حضرت علی ہجویری (داتا گنج بخش) رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ ذیل خواب سے ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

میں ملک شام میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک میں سویا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوں اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے تشریف لا رہے ہیں۔ اور ایک بوڑھے

کو اپنی بغل مبارک میں اس طرح اٹھایا ہوا ہے جیسا کہ بچوں کو اٹھاتے ہیں۔ میں نے حاضر ہو کر قدم مبارک پر بوسہ دیا۔ امام الانبیاء نے اپنی معجزہ شانی سے میرے دل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میری بغل میں جو خوش بخت ہے۔ یہ تیرا اور تیرے علاقے کے لوگوں کا امام ہے (یعنی ابوحنیفہ)

(کشف المحجوب فارسی صفحہ ۹۹، ۱۱۰)

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فقہ حنفی کے مقلد تھے۔ اسی طرح مشہور روحانی بزرگ قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی شافعیؒ نے فرمایا:-

جب مجھ کو حق تعالیٰ کے احسان سے عین شریعت پر اطلاع ہوگئی تو میں نے کشف میں کل مذاہب کو شریعت کے دریا سے پایا۔ اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو دیکھا کہ ان کی نہریں جاری ہیں اور سواد اعظم ان کے آب زلال سے سیراب ہو رہا ہے۔ اور سب سے بڑی نہر امام ابوحنیفہؒ کے مشاہدہ میں آئی۔ پھر اس کے بعد امام مالکؒ۔ اس کے بعد امام شافعیؒ۔ پھر امام احمد بن حنبلؒ کی۔ (المنن الکبریٰ)

آپ کے کمالات اور فضائل پر مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کے تقویٰ میں اس سے بڑھ کر کیا کہا جا سکتا ہے کہ:-

۱۔ کعبہ مبارک کے اندر آپ کو پورا قرآن کریم ختم کرنے کی سعادت ملی جب کہ آپ سے پہلے صرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ تمیم داری رضی اللہ عنہ۔ اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اس فضیلت سے مشرف ہوئے تھے۔

۲۔ ہر ماہ میں قرآن کریم تیس بار ختم کرتے تھے۔

۳۔ رمضان المبارک میں ۶۱ قرآن پاک ختم کرتے تھے۔

۴۔ روزانہ چار سو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور اکثر ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھا کرتے تھے۔

۵۔ آپ نے پچپن حج کیے تھے۔

۶۔ قرآن کریم کے ساتھ اس قدر عشق و عقیدت کے علاوہ حدیث سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنا علمی اور محدثانہ جو تعلق اور مرتبہ تھا اس کے لئے یہی کافی ہے کہ امام بخاری اور دوسرے محدثین آپ کے شاگردوں کے شاگرد تھے۔ جیسا کہ امام بخاری نے مکی بن ابراہیم سے اور انہوں نے ابوحنیفہؒ سے روایت کی ہے۔ اسی طرح امام بخاری نے عبدان سے اور انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے اور عبداللہ نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ اسی طرح امام بخاری کی چوتھی سند میں آپ کے استاد عبداللہ بن یوسف ہیں۔ اور عبداللہ نے امام لیثؒ سے روایت کی ہے۔ جو امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد تھے۔ اس طرح دوسرے محدثین کرام بھی بالواسطہ

ام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں۔ خود امام ابوحنیفہؒ نے جو کتاب حدیث کی بطور مسند کے مرتب فرمائی ہے وہ پندرہ طریقوں سے روایت کی گئی ہے۔ یعنی

- حافظ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب حارثی معروف بالاستاذ
- امام حافظ ابوالقاسم طلحہ بن جعفر الشاہد العدل
- امام حافظ ابوالحسن محمد بن المظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد
- امام حافظ ابونعیم اصبہانی الشافعی
- الشیخ ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری
- امام ابومحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی
- امام حافظ عمر بن الحسن شیبانی
- ابوبکر احمد بن محمد بن خالد الکلاعی
- امام القاضی ابویوسف
- امام محمد بن الحسن شیبانی
- امام حماد بن امام ابی حنیفہ
- امام محمد مرتب کتاب الآثار
- امام حافظ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن ابی العوام السعدی
- امام حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی
- الامام ماوردی (رخ مسند الامام اعظم صـ ۲۴۶)

(فـ) امام محمد بن محمد خوارزمی (م ۶۷۵ھ) نے ان سب کو یکجا کر کے جامع المسانید کے نام سے ب ترتیب فرمائی ہے جس کی کئی شروح ہیں۔ جن میں حافظ ابوالعدل قاسم بن قطلوبغا حنفی کی شرح مشہور و روف ہیں۔

امام اعظم کی مرتبہ مسند الامام اعظم کے نام سے کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ خصوصاً وہ نسخہ جو کہ سابقہ والی پال نواب شاہجہاں بیگم رحمۃ اللہ علیہا کے حکم سے ان ہی کے مصارف سے ۱۳۰۹ھ میں طبع ہوا تھا وہ قابل دید ۔۔اسی لئے امام حنیفہ کا مرتبہ فقہ قرآن و حدیث ہی کا جوہر ہے۔ تمام ائمہ مجتہدین میں سے صرف آپ ہی کو اعظم کے لقب سے نوازا گیا۔

امام ابوحنیفہؒ کا ارشاد ہے کہ جو مفتی میری فقہ کی دلیل نہ جانتا ہو وہ فتویٰ نہ دے۔ اسی طرح آپ

کا ارشاد ہے کہ:-

"اگر میری فقہ سے بہتر کوئی فقہ یا مسئلہ یا بہتر دلیل سے مل جائے تو اسے قبول کر لیا جائے" (الجواہر المنیفہ ص۶)

وفاتِ امامِ اعظم | چونکہ آپ زید بن علی بن حسین کو خلیفہ منصور کے مقابلہ میں حقدارِ خلافت سمجھتے تھے اس لئے منصور کے عامل ابن ہبیرہ نے آپ کو قاضی القضاۃ کی پیش کش کی کہ اس طرح اس خلافت کی تصدیق ہو ہو جائے گی۔ مگر آپ نے انکار فرمایا۔ اس حق پرستی کے جرم میں آپ کو جیل میں ڈال کر زہر دلوا دیا جس سے آپ کی موت واقع ہو گئی۔ آپ کی وفات شوال ۱۵۰ھ کو ہوئی۔ سلطان محمد خوارزمی نے آپ کی قبر پر ایک عظیم الشان گنبد بنایا اور ایک مدرسہ بنام مدرسہ اعظمیہ جاری کیا جو آج تک بفضلہ تعالیٰ موجود ہے۔ آپ ہی کے نام سے وہاں کی آبادی کا نام محلہ اعظمیہ ہے۔

ناصر الدین قاچار، الپ ارسلان، نظام الملک وغیرہم مسلمان بادشاہوں نے آپ کے مزار پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ صرف آپ ہی کا مزار ہر زمانہ کے انقلاب میں محفوظ رہا حتیٰ کہ نادر شاہ ایرانی نے بھی بغداد پر حملہ کے وقت ایک فوجی دستہ مزار کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیا تھا۔

آپ کے جلیل القدر شاگرد امام ابویوسفؒ، امام محمدؒ اور امام زفرؒ جیسے ائمہ کرام تھے۔ جن میں سے امام ابویوسف، ہارون الرشید کے قاضی القضاۃ تھے۔ زمین کے مالیہ پر سب سے پہلے آپ ہی نے کتاب الخراج جیسی راہ نما کتاب تحریر فرمائی۔ امام محمد نے ایک ہزار کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جن میں اسلامی جہاد اور دفاع پر جامع کتاب، کتاب السیر الکبیر بے مثال کتاب ہے۔

امام ابوحنیفہ کی فقہ کو جس قدر قبولیت حاصل ہوئی۔ اتنی دوسرے ائمہ کی فقہ کو حاصل نہیں ہوئی۔

ترک سلاطین جن کی حکومت مشرقِ وسطیٰ میں رہی۔ فقہ حنفی کے پیروکار تھے۔ اسی طرح برصغیر پر حکمرانی کرنے والے تمام سلاطین۔ غوری۔ غزنی۔ خاندانِ غلاماں۔ تغلق اور مغلیہ سب کے سب فقہ حنفی کے مقلد تھے۔ سلطان محمود غزنوی نے فقہ میں کتاب التفرید مرتب کی۔ فیروز شاہ تغلق کے زمانہ میں تاتارخانیہ فتاویٰ مرتب کیا گیا۔ سلطان اورنگ زیب عالمگیر کی زیرِ سرپرستی فتاویٰ عالمگیری مرتب کیا گیا۔ جو دیارِ عرب میں فتاویٰ ہندیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور دلیل مانا جاتا ہے۔

ساتویں صدی ہجری میں شام کے حکمران الملک المعظم عیسیٰ ابن الملک العادل الایوبی (م ۶۲۴ھ) نے فقہا کا ایک بورڈ اس لئے مرتب کیا کہ امام ابوحنیفہؒ کا فقہی مسلک با دلیل جمع کر دیا جائے۔ چنانچہ اس بورڈ نے التذکرہ نامی ایک کتاب دس جلدوں میں مرتب کی۔ جو سلطان کو زبانی یاد تھی۔ (کشف ج ۱۔ ص ۲۷۷)

آپ کا مرتبہ فقہ حنفی جس طرح نظام حکمرانی کے لئے موزوں ہے۔ اسی طرح روحانی اقدار کا بھی علمبردار ہے

چنانچہ برصغیر کے سارے اولیاء کرام حضرت علی ہجویری۔ سلطان ہند معین الدین اجمیری۔ کلیر میں رونق افروز علاؤ الدین صابر۔ پاک پتن کے خواجہ فرید وغیرہم قدس اللہ اسرارہم سب کے سب فقہ حنفی کے مقلد تھے۔ آج بھی ترکیہ۔ افغانستان۔ پاکستان۔ بھارت۔ اور بنگلہ دیش میں سب کے سب فقہ حنفی کے پیروکار ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی حنفی مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

فائدہ۔ فقہ حنفی کا جامع اور مفید ترین شاہکار روایت اور درایت کا مجموعہ **ھدایہ** ہے جسے علامہ برہان الدین۔ نے تیرہ سال میں مرتب فرمایا۔ اور اتنا زمانہ نفلی روزہ رکھا۔ سوائے پانچ دنوں کے سارا سال روزہ ہوتا۔ اس کتاب کا ۱۷۹۱ء میں دو انگریز فاضلوں (جیمز اینڈرسن اور چارلس ہملٹن) نے انگریزی میں ترجمہ کیا مشہور انگریز مقرر اور مصنف اڈمنڈ برک نے اعتراف کیا ہے کہ:۔

"اس کتاب میں دماغ کی ایک بڑی طاقت نظر آتی ہے یہ ایسا فلسفہ قانون ہے جس میں بہت باریکیاں پائی جاتی ہیں"

فقہ حنفی اگرچہ کئی مفصل اور مبسوط کتب میں مدون کیا گیا ہے جن کی راہنمائی ہی سے فقہ کے تمام سے واقفیت ہو سکتی ہے مگر بعض علماء کرام نے اس کا خلاصہ بلکہ خلاصۃ الخلاصہ بھی مرتب فرمایا ہے تاکہ اس عظیم نظام اسلام سے عام لوگوں کو بھی کچھ نہ کچھ شناسائی ہو جائے۔ ان ہی میں سے جامعہ ازہر مصر کے مدرس عبدالرحمٰن خلف نے ایک مختصر کتابچہ الجوہرۃ اللطیفۃ فی فقہ الامام ابی حنیفۃ تالیف فرمایا جو ۱۳۴۵ھ کو مصر سے طبع ہوا جس کا ترجمہ اردو زبان میں خلاصہ فقہ حنفی کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔